کتب خانہ سرکاری

Rampur State Gazette.

اسٹیٹ گزٹ رامپور

بحکم بندگان اعلحضرت حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

جلد ۵۲	مطبوعہ روز شنبہ بتاریخ ۲۶ر صفر سنہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۵ر مارچ سنہ ۱۹۳۱ء	نمبر ۱۱

حصہ اوّل

احکام اجلاس ہمایونی اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

(۱) منظوری مسودات قوانین:-
۱- مسودۂ قانون ترمیم مطابع و رجسٹری کتب ریاست رامپور سنہ ۱۹۳۰ء — ۲
۲- مسودۂ قانون ترمیم حفظان صحت دیہات ریاست رامپور سنہ ۱۹۳۰ء — ۲
۳- مسودۂ قانون تقسیم جائداد ریاست رامپور سنہ ۱۹۳۰ء — ۴
۴- مسودۂ قانون ہوائی جہاز ریاست رامپور سنہ ۱۹۳۰ء

(۲) انتظام سلسلۂ رسد دائگی بالی اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم — ۴
(۳) تجویز بندوبست شیر علی خاں وغیرہ بنام سماۃ اشرف بیگم — ۵ تا ۷
(۴) تجویز بندوبست لطیف ملازم سائل بنام سرکار بہادر — ۸ تا ۹
(۵) انتظام سلسلۂ دائگی تنخواہ اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم — ۱۰
(۶) اضافہ تنخواہ عالیجناب صاحب چیف منسٹر بہادر — //

(مطبوعہ اسٹیٹ پریس رامپور)

احکام اجلاس ہمایوں اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

روبکار:- واقع ۶ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء

(دستخط اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم)

حسب سفارش اسٹیٹ کونسل مسودات قوانین مندرجہ ذیل کی منظوری دی جاتی ہے:-

۱- مسودہ قانون (ترمیم) مطابع و رجسٹری کتب ریاست رامپور سنہ ۱۹۲۰ء

۲- مسودہ قانون (ترمیم) حفظان صحت دیہات ریاست رامپور سنہ ۱۹۲۰ء

۳- مسودہ قانون تقسیم جائداد ریاست رامپور سنہ ۱۹۲۰ء

۴- مسودہ قانون ہوائی جہاز ریاست رامپور سنہ ۱۹۲۰ء

حکم ہوا کہ

روبکار ہذا معہ مسودات قوانین متذکرہ بالا عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہو۔

بخدمت عالی مرتبت جناب منسٹر انچارج محکمہ قانون سازی مرسلہ

۶ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء — دستخط فارسی عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر

اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

بعز عرض — می رساند

جناب عالی

اسٹیٹ کونسل کے جلسہ منعقدہ ۳ دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء میں مسودات قوانین مندرجہ ذیل پاس کردہ مجلس مقننہ ریاست رامپور بجلسہ منعقدہ ۷ دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء بسلسلہ کارروائی تحت قاعدہ ۱۰۲ قواعد انضباط و طریق کارروائی مجلس مقننہ حصہ اول پیش ہوئے:-

(۱) مسودہ قانون (ترمیم) مطابع و رجسٹری کتب ریاست رامپور سنہ ۱۹۲۰ء

(۲) مسودہ قانون (ترمیم) حفظان صحت دیہات ریاست رامپور سنہ ۱۹۲۰ء

(۳) مسودہ قانون تقسیم جائداد ریاست رامپور سنہ ۱۹۲۰ء

(۴) مسودہ قانون ہوائی جہاز ریاست رامپور سنہ ۱۹۲۰ء

اسٹیٹ کونسل کی رائے میں مسودات

قوانین متذکرہ بالا قابل منظوری ہیں ۔ لہذا
ذریعہ عرضداشت ہذا مسودات قوانین متولہ
بغرض ملاحظہ و صدور حکم حضور معلےٰ میں
پیش ہیں

زیادہ حد ادب۔

دولت و اقبال جاوید باد

ذیل خوارہ دستخط عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر
معروضہ ۱۶ر مارچ ۱۹۳۱ء

آرڈران کونسل رامپور اسٹیٹ

مورخہ ۴ر مارچ سنہ ۱۹۳۱ء

اسٹیٹ کونسل کے جلسہ منعقدہ ۲۳ر دسمبر سنہ ۱۹۳۰ء
میں عالی مرتبت صاحب منسٹر بہادر انچارج محکمہ
قانون سازی کی تجویز بابت کارروائی تحت
قاعدہ ۱۰۲ قواعد انضباط و طریق کارروائی مجلس منتخبہ
حصّہ اوّل متعلق مسودات قوانین مندرجہ ذیل پاس کردہ
مجلس منتخبہ بجلسہ منعقدہ ۸ر دسمبر سنہ ۱۹۳۰ء پیش ہوئی:-

۱- مسودہ قانون (ترمیم) مطابع و رجسٹری کتب
ریاست رامپور سنہ ۱۹۳۰ء

۲- مسودہ قانون (ترمیم) حفظان صحت دیہات
ریاست رامپور سنہ ۱۹۳۰ء

۳- مسودہ قانون تقسیم جائداد ریاست رامپور
سنہ ۱۹۳۰ء

۴- مسودہ قانون ہوائی جہاز ریاست رامپور
سنہ ۱۹۳۰ء

تجویز ہوا کہ

کونسل کی رائے میں مسودات قوانین متذکرہ
بالا قابل منظوری ہیں ۔ لہذا بغرض ملاحظہ و
صدور حکم حضور معلےٰ میں پیش کئے جائیں۔

حکم ہوا کہ

عرضداشت اجلاس ہمایوں میں پیش کی جائے

دستخط عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر

دستخط صاحب سکریٹری بہادر اسٹیٹ کونسل

بخدمت شریف

عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر

جناب من ؛

مجلس منتخبہ ریاست رامپور کے جلسہ منعقدہ
۸ر دسمبر سنہ ۱۹۳۰ء میں (۱) مسودہ قانون (ترمیم)
مطابع و رجسٹری کتب ریاست رامپور سنہ ۱۹۳۰ء
(۲) مسودہ قانون (ترمیم) حفظان صحت
دیہات ریاست رامپور سنہ ۱۹۳۰ء
(۳) مسودہ قانون تقسیم جائداد ریاست
رامپور سنہ ۱۹۳۰ء (۴) مسودہ قانون

ہوائی جہاز ریاست رامپور ۱۹۴۰ء پیش ہو کر پاس ہو گئے ہیں جو بغرض ملاحظہ وکارروائی تحت قاعدہ (۱۰۲) قواعد انضباط وطریق کارروائی مجلس مقننہ حصّہ اوّل۔ ارسال خدمت والا ہیں۔ براہ کرم بعد منظوری اعلیٰحضرت بندگان حضور پُرنور دام اقبالہم وملکہم مسودات قوانین ہٰذا نیازمند کے پاس واپس فرما دیئے جائیں تاکہ ان پر سال منظوری کا نمبر سلسلہ تحت قاعدہ ۱۰۴ درج کر کے مطبع کو بنا بر اشاعت گزٹ سرکاری روانہ کئے جائیں۔

۱۲ر دسمبر ۱۹۴۰ء

دستخط سکریٹری مجلس مقننہ
ریاست رامپور

نوٹ:۔ قوانین موزنہ بالا گزٹ کے آخر میں شامل ہیں

رُوبکار:۔

مورخہ ۹ر مارچ ۱۹۴۱ء

(دستخط اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم)

ما بدولت واقبال ۱۲ر مارچ ۱۹۴۱ء کی صبح ذریعہ موٹر تشریف فرمائے دہلی ہوں گے۔ دہلی سے واپسی میں ۲۰ر مارچ کو میرٹھ قیام ہوگا اور ۲۰ر مارچ کو شب میں رامپور مراجعت ہوگی۔ ہماری غیر موجودگی میں حسب ذیل انتظام منظور کیا جاتا ہے:۔

(۱) عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر عالی مرتبت صاحب ریونیو وفائنانس منسٹر بہادر اور صاحب اسسٹنٹ ملٹری سکریٹری بہادر ہمارے ہمرکاب جائیں گے۔ عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر کا کام عالی مرتبت صاحب ہوم منسٹر بہادر (علاوہ خدمات متعلقہ) عالی مرتبت صاحب ریونیو وفائنانس منسٹر بہادر کا کام صاحب ڈپٹی ریونیو منسٹر بہادر اور سکریٹری صاحبان بہادر ماتحت متعلقہ انجام دیں گے۔ صاحب اسسٹنٹ ملٹری سکریٹری بہادر کا کام صاحب پرائیوٹ سکریٹری بہادر علاوہ اپنے کام کے انجام دیں گے۔

(۲) عالی مرتبت صاحب ہوم منسٹر بہادر ۲۰ر مارچ کو چند گھنٹہ کے لئے میرٹھ آجائیں گے۔

(۳) اجلاس ہمایوں کے ضروری اور معمولی کاغذات پر عالیمرتبت صاحب ہوم منسٹر بہادر کو "بائی آرڈر" دستخط کرنیکا اختیار دیا جاتا ہے۔ بقیہ کاغذات تا واپسی دفتر میں رہیں گے۔

(۴) اس عرصہ میں اگر کوئی غیر معمولی واقعہ پیش آجائے تو اسٹیٹ کونسل کا فیصلہ قطعی ہوگا۔ چونکہ رامپور میں دو ممبر کونسل عالیمرتبت صاحب ہوم منسٹر بہادر اور عالی مرتبت صاحب اسٹیٹ ایڈوکیٹ بہادر موجود ہوں گے۔ لہٰذا کونسل کا کورم پورا کرنے کے لئے عالی مرتبت صاحب ملٹری سکریٹری بہادر کو بہ حیثیت ممبر اسٹیٹ کونسل شریک کرنیکی اجازت دیجاتی ہے

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں

تجاویز اجلاس ہمایوں اعلیحضرت بندگانِ حضور پُرنور دام اقبالہم و ملکہم

تجویز:- واقع ۹ر مارچ ۱۹۴۱ء

شیدا علیخاں عمر تخمیناً ۵۹ سال و یوسف علی خاں عمر تخمیناً ۵۲ سال پسران چھٹن اقوام شیخ پیشہ ہائے ٹھیکہ داری ساکنان رام پور محلہ محل کیندان (مدعا علیہم) اپیلانٹ مع مولوی فقیہ الدین ایڈوکیٹ و آل حسن ایڈوکیٹ

بنام

مسماۃ اشرف بیگم عمر تخمیناً ۵۵ سال زن [illegible] بیوہ چھنو خاں قوم شیخ پیشہ خانہ نشینی ساکن رام پور محلہ محل کیندان (مدعیہ) رسپانڈنٹ مع مولوی اکرام عالم و مولوی ناصر الدین

اپیل دوئم بناراضی تجویز عدالت بینچ ہائیکورٹ مشعر ڈگری دعوے دین مہر بقدر [illegible]

واقعات جنکی بناء پر یہ اپیل دوئم ظہور پذیر ہوا ہے وہ مختصراً یہ ہیں کہ مسماۃ اشرف بیگم نے اپنے شوہر چھنو خاں متوفی کے متروکہ کے خلاف میاں شیدا علیخاں و یوسف علیخاں برادران حقیقی شوہر خود پر سات ہزار روپیہ دین مہر کا دعوے بتاریخ ۱۷ر دسمبر ۱۹۳۹ء دائر کیا۔ مدعا علیہم نے یہ جواب دہی کی کہ مدعیہ نے بمعاوضہ زیورات [illegible] بیان تحریری اور مبلغ ساڑھے تین سو روپیہ نقد مہر معاف کر دیا ہے اور ابراء نامہ مورخہ ۲۷ر ستمبر ۱۹۳۹ء تحریر و تکمیل کر دیا۔ بعد ازاں ۹ر جنوری ۱۹۴۰ء کو دستاویزات

لکھی گئیں۔ جن سے متروکہ چھنو خاں باہم فریقین تقسیم ہوگیا۔ مدعیہ نے ان دستاویزات میں اپنے مہر کا کوئی تذکرہ نہیں کیا۔ اصل تعداد دین مہر پانچسو روپیہ تھی۔ نہ کہ سات ہزار جس کا مدعیہ نے دعوے کیا ہے۔

ذی علم عدالت ابتدائی نے "تعداد دین مہر اور معافی دین مہر کی نسبت دو تنقیحات وضع کیں۔ تعداد دین مہر حسب دعوے مدعیہ سات ہزار روپیہ تجویز کیا۔ لیکن حسب عذر داری مدعا علیہم مہر کا معاف ہوجانا تجویز کرتے ہوئے دعوے مدعیہ ڈسمس کیا۔

عدالت ابتدائی کی تجویز کی ناراضی سے مدعیہ نے بینچ ہائیکورٹ میں اپیل اول دائر کی۔

بینچ ہائیکورٹ نے عدالت ابتدائی کی تجویز کے خلاف تعداد دین مہر مطابق عذر داری مدعا علیہم بجائے سات ہزار روپیہ کے مبلغ پانچسو روپیہ تجویز کئے۔ لیکن مہر کا معاف ہوجانا تجویز نہیں کیا۔ اور مدعیہ کو مبلغ پانسو روپیہ دین مہر کی ڈگری عطا کی۔

عدالت اپیل اول کی ناراضی سے مدعا علیہم نے اجلاس ہذا میں اپیل دوئم دائر کیا۔ اور مدعیہ نے کراس آبجکشن۔

بحث وکلاء فریقین سماعت ہوئی۔ ہمارے روبرو اس مقدمہ میں دو امور تجویز طلب ہیں۔

اول یہ کہ تعداد مہر سات ہزار روپیہ تھی۔ یا پانسو روپیہ

دوئم یہ کہ مدعیہ نے دین مہر معاف کیا یا نہیں۔

امر اول کی نسبت مدعیہ نے جو لسانی شہادت تعداد مہر ثابت کرنے کے لئے پیش کی ہے۔ وہ نہایت متزلزل ہے۔ قاضی نکاح منجانب مدعیہ پیش ہوا ہے۔ جو سات ہزار دین مہر بیان کرتا ہے۔ اس گواہ نے بیان کیا ہے کہ اس نے اور صدہا نکاح پڑھائے ہیں۔ لیکن اسکو سوائے اس نکاح کے اور کسی نکاح کی تعداد دین مہر یاد نہیں۔ اس نکاح کی تعداد دین مہر یاد ہونے کی وجہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ بوجہ ہمسائیگی اکثر تذکرہ رہتا تھا اس گواہ کا یہ بیان کہ بوجہ تذکرہ اسکو تعداد دین مہر یاد رہی یہ شہادت سماعی رہتی ہے۔ مدعیہ نے قاضی نکاح کو مع رجسٹر اندراج نکاح طلب کیا تھا لیکن قاضی نے رجسٹر کی گمشدگی ظاہر کی۔ اور اس گمشدگی کی رپٹ لکھانا بھی ظاہر کیا۔ رجسٹر کی گمشدگی باقاعدہ ثابت نہیں کرائی گئی۔ ایسی صورت میں کہ مسل میں تحریری شہادت نہیں ہے۔ فریقین کی حیثیت پر تعداد مہر قیاس کیجائے گی۔

مدعیہ کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسکے شوہر کی حیثیت جبکہ نکاح ہوا تھا۔ ۸ آٹھ آنہ یومیہ کے اجیر سے زائد نہ تھی۔ اس حیثیت کے آدمی کا مہر اسی قدر ہوسکتا ہے۔ جو مدعا علیہم نے تسلیم کیا ہے۔ اب مدعیہ کی حیثیت کا سوال رہتا ہے۔ جسکے لئے مدعیہ نے کوئی شہادت مہر مثل کی پیش نہیں کی جسکی بناء پر تعداد مہر کو اس کے بیان کے مطابق باور کیا جاتا چونکہ مدعیہ نے اپنی تعداد مہر کو ثابت نہیں کیا ہے۔ اسلئے وہی پانسو روپیہ تعداد مہر قابل اعتبار ہے۔ جو مدعا علیہم نے خود تسلیم کی ہے۔

امر دوئم یعنی معافی مہر کے متعلق مدعا علیہم نے ایک ابرارنامہ پیش کیا ہے۔ جو تاریخ ۹ ۱۷ ستمبر ۱۹۳۰ء تحریر کیا گیا ہے۔ نیز ایک دوسری دستاویز مرقومہ ۵ جنوری ۱۹۳۹ء منجانب مدعا علیہم پیش کیگئی ہے مدعیہ کو اُن دستاویزات کے معاہدات سے انکار ہے اس کا بیان ہے کہ ضلع مراد آباد کے کھیتوں کا روپیہ وصول کرنے کی غرض سے مدعا علیہم نے سادہ کاغذ پر مدعیہ کے نشان انگشت لگائے تھے۔ اُن دستاویزات کے دیکھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دستاویز مؤخرالذکر میں مدعیہ کے بھائی عبدالعزیز کا بطور گواہ حاشیہ نشان انگشت ثبت ہے۔ لیکن اول الذکر دستاویز میں نہیں۔ حالانکہ مہر کی دستاویز پر اس کو نشان انگشت لازمی تھا جس سے یہ ثابت ہوتا کہ مدعیہ نے سوچ سمجھ کر اور اپنے ایک قریبی عزیز کی موجودگی میں دستاویز کی تحریر و تکمیل کی

یہ دستاویزات غیر رجسٹری شدہ ہیں اگر یہ دستاویزات رجسٹری کرائی جاتیں تو یہ رائے قائم کیجاسکتی تھی کہ رجسٹرار کے روبرو مدعیہ نے مضمون دستاویز کو سمجھ کر تصدیق کرایا ہوگا۔ وکیل مدعیہ نے بحث کی ہے کہ اگر مدعیہ نے مہر معاف کیا ہوتا تو۔ اپنے اس معاملہ کا تذکرہ اپنے نوٹس مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۳۹ء اور دستاویز مورخہ ۵ جنوری ۱۹۳۹ء میں ضرور کرتی ہمارے نزدیک نوٹس میں ہونا ضروری نہ تھا کیونکہ اس میں مہر سے جدا تھا۔ دستاویز مذکور میں معافی مہر کا تذکرہ کرنا خود مدعا علیہم کے مفاد میں تھا کہ وہ معافی مہر کے سوال کو بھی اس دستاویز میں محفوظ کر لیتے۔ جبمیں مدعیہ کے بھائی کی بھی شہادت تھی

یہ کوشش کرنے کہ تقسیم متروکہ شوہر مدعیہ اور دین مہر کے کل نزاعات باہم فریقین ختم ہو جائیں اگر فریقین کو جملہ معاملات صفائی سے طے کرنا مقصود ہوتا تو اُن کے متعلق باقاعدہ اور قانونی طور پر کل کارروائی عمل میں لائی جاتی جس کے بعد فریقین کو کوئی نزاع باقی نہیں رہتا۔ ہمارے نزدیک عدالت اپیل اول کی رائے میں مداخلت کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔

تجویز عدالت اپیل اول قرین انصاف ہے

لہذا حکم ہوا کہ

اپیل و دیم و کراس آبجکشن نامنظور ہوں تجویز عدالت اپیل اول بحال رہے۔ خرچہ اجلاس ہذا فریقین بذمہ فریقین رہے۔ خرچہ عدالت ہائے ماتحت تابع تجویز عدالت اپیل اول ہوگا۔

دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پُرنور دام اقبالہم و ملکہم

تجویز:- واقع ۹ مارچ ۱۹۲۱ء

لطیف ملزم سائل مع مولوی سراج الرحمن خان بہادر ایڈوکیٹ

بنام

سرکار بہادر مع عالیمرتبت صاحب اسٹیٹ ایڈوکیٹ بہادر

جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات رام پور

اس مقدمہ کے واقعات یہ ہیں کہ لطیف قیدی کے مسماۃ رامدئی عملو کر زوجہ چھوٹے لال گڈریہ سے ناجائز تعلقات تھے۔ اور ملزم مذکور مسماۃ رامدئی سے ناجائز طور پر ملا کرتا تھا۔ قیدی کو یہ معلوم ہو کر کہ مسماۃ اور لوگوں سے بھی ناجائز طور پر ملتی ہے۔ ناگوار ہوا اور اوس نے رامدئی کو دوسرے لوگوں سے تعلقات رکھنے سے منع کیا۔ مسماۃ نے اُس کا کہنا نہ مانا اس غصہ میں ملزم بتاریخ یکم اکتوبر ۱۹۲۰ء بارہ بجے دن کے وقت رامدئی کے گھر میں ایک اُسترا لیکر داخل ہوا۔ مسماۃ کا شوہر موجود نہ تھا۔ ایک لڑکا اور لڑکی موجود تھے۔ ملزم نے مسماۃ کو پکڑ کر اُسترے کے کئی ہاتھ مارے جن سے ایک گہرا زخم داہنی چھاتی پر اور دوسرا گہرا زخم بائیں چھاتی پر نیز چند اور ضربات عورت کے جسم پر آئیں۔ ملزم فرار ہوگیا۔ مسماۃ رامدئی تھوڑی دیر میں ان مہلک ضربات کے صدمہ سے فوت ہوگئی لطیف ملزم وقوعہ قتل کے بعد فرار ہوکر ایک باغ میں جاکر روپوشں ہوگیا۔ پولیس نے واقعہ سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد باغ میں سے گرفتار کیا۔ ملزم نے اقبال جُرم کیا۔ اور یہ اقبال حسب دفعہ ۱۶۴ ضابطہ فوجداری اوسی روز مجسٹریٹ آبکاری کے روبرو قلمبند کرایا گیا۔

ذی علم مسٹر جسٹس انصاری بہادر کی عدالت سے بہ ثبوت جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات رام پور سزائے موت تجویز ہوئی۔ ملزم نے بناراضی تجویز عدالت مذکور عدالت بنچ ہائیکورٹ میں اپیل کیا۔ عدالت بنچ ہائیکورٹ سے تجویز عدالت سیشن بحال رہی۔ عدالت ہائیکورٹ سے مسل مقدمہ برائے منظوری سزائے موت اور منجانب ملزم درخواست دادرسی ہمارے اجلاس میں پیش ہوئی۔

بحث وکیل ملزم و عالیمرتبت صاحب اسسٹنٹ ایڈوکیٹ بہادر سماعت ہوئی

ہمارے روبرو وکیل ملزم کی جانب سے یہ بحث کیگئی ہے کہ اس مقدمہ کے حالات و واقعات اس قسم کے ہیں کہ اول تو ملزم جُرم قتل عمد کا مرتکب ہی نہیں پایا جاتا بلکہ اوسکا جرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات رامپور کی حد تک رہتا ہے۔ دویم یہ کہ اگر شہادت سے یہ ثابت بھی ہو کہ یہ جُرم تحت دفعہ ۳۰۲ تعزیرات رامپور وقوع پذیر ہوا تب بھی بلحاظ حالات مذکور ملزم دفعہ مذکور کی انتہائی سزا کا مستوجب نہیں۔ اسی سلسلہ میں فاضل وکیل ملزم نے واقعہ قتل اس طریقہ پر ظاہر کیا کہ ملزم مقتولہ کی ناک کاٹنے کی غرض سے گیا تھا۔ اوس کا ارادہ قتل کرنے کا نہ تھا۔ جب مساۃ نے اشتعال انگیز الفاظ استعمال کئے تو ملزم نے اشتعالی حالت میں ایسی ضربات پہونچائیں جس سے موت واقع ہوئی۔ ہمکو مسل میں کوئی شہادت ایسی نہیں ملتی جسکی بنا پر ہم اس نتیجہ پر پہونچ سکیں کہ ملزم کا یہ فعل فوری اشتعال کے ماتحت تھا۔ اسکے متعلق صرف ملزم کا بیان ہے [illegible] بر مساۃ کے دو بچے بھی موجود تھے جنکی شہادت ہوئی ہے۔ یہ دونوں گواہ کوئی ایسا واقعہ ظاہر نہیں کرتے جس سے ملزم کے بیان کی تائید ہوتی ہو۔ ان گواہوں کے بیان سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ مقتولہ نے ایسے الفاظ استعمال کئے جس سے ملزم کا مشتعل ہوجانا قرین قیاس ہو۔

عالیمرتبت صاحب اسسٹنٹ ایڈوکیٹ بہادر نے یہ ظاہر کیا کہ "مسل میں صرف ملزم کا بیان ہے کہ ملزم کے مقتولہ سے ناجائز تعلقات تھے۔ اور وہ دوسرے لوگوں سے ملنے لگی تھی۔ ملزم کے منع کرنے پر مقتولہ نے اسکو گالیاں دیں جسکی بنا پر ملزم کو اشتعال ہوا۔ اگر یہ مان بھی لیا جاوے کہ مقتولہ نے ملزم کو گالیاں دیں تب بھی ملزم کو کوئی ایسی وجہ اشتعال پیدا نہیں ہوتی کہ جسسے جرم قتل سرزد ہوا۔ عدالت سشن اور عدالت پنج ہائیکورٹ نے بھی اشتعال کی تھیوری کو نہیں مانا۔ ہمکو عدالت ہائے مذکور کی رائے سے اتفاق ہے۔

عالیمرتبت صاحب اسسٹنٹ ایڈوکیٹ بہادر نے نظیر مندرجہ کریمنل لاجرنل جلد ۲۵ سنہ ۱۹۲۴ء اور صفحہ ۱۰۹۵ پیش کی ہے۔ اس نظیر کے واقعات سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ جذبہ رقابت وحسد کی بنا پر جو فوری اشتعال پیدا ہو وہ قانونی اشتعال کی تعریف میں نہیں آتا۔ ملزم کا بہ نیت جرم مقتولہ کے مکان میں داخل ہونا اور اُسکو ایسی حالت میں مہلک ضربات پہونچانا کہ اوسوقت کوئی معاون موجود نہ ہو ملزم کے ارادہ قتل کا بین ثبوت ہے

وکیل ملزم کے بحث کے دوسرے جزو کے متعلق ہمکو یہ تجویز کرنا ہے کہ آیا بصورت اثبات جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات رامپور بلحاظ حالات و واقعات مقدمہ ملزم اس رعایت کا مستحق ہے کہ اسکو دفعہ مذکور کی انتہائی سزا نہ دیجائے۔ ہم کو افسوس ہے کہ مسل میں کوئی گنجائش ایسی نہیں ہے جسکی بنا پر ملزم کو کوئی فائدہ پہونچ سکے۔ ملزم کا ایک شوہردار عورت سے ناجائز تعلقات رکھنا اور اُسکے مکان میں بہ نیت جرم داخل ہونا

اوسکو بے یار و مددگار پاکر اوسکے صغیر سن بچوں کے سامنے سنگدلی اور بے رحمی سے قتل کرنا یہ واقعات ایسے نہیں ہیں کہ ملزم کی نوعیت جرم اور تجویز انتہائے سزا میں دریغ کیا جائے۔

فاضل وکیل ملزم نے جو نظائر ہمارے روبرو پیش کئے ہیں اونپر شرح و بسط کے ساتھ بحث کرنا باعث طوالت ہے۔ اور یہ نظائر مقدمہ زیر تجویز کے واقعات پر منطبق نہیں ہوتے۔ بوجوہ بالا ہمارے نزدیک لطیف ملزم بہ ثبوت جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات رامپور دفعہ مذکور کی انتہائی سزا کا مستوجب ہے۔

سزا حکم ہوا کہ

وادرسی لطیف ملزم نامنظور ہو۔ تجویز عدالت بنچ ہائیکورٹ بحال رہے۔ لطیف ملزم کو بہ ثبوت جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات رامپور سزائے موت ذریعہ پھانسی دیجائے۔ اور اسکو اسوقت تک گلو بستہ لٹکایا جائے کہ اوسکا دم نکل جائے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ ایک نقل تجویز ہذا کی مسل منظوری سزائے موت نمبر ۔ا۔ میں شامل کیجائے۔

سکسینہ
ممبر [illegible]
[illegible]

روبکار:- واقع ۱۱ مارچ ۱۹۳۱ء

مابدولت واقبال آج شب میں آٹھ بجے نضت فرمائے لکھنؤ ہوں گے۔ کل ۱۲ مارچ کو شب کے بارہ ۱۲ بجے مراجعت ہوگی۔ ہماری غیر موجودگی میں حسب ذیل انتظام منظور کیا جاتا ہے۔

(۱) عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر اور صاحب پرائیویٹ سکریٹری بہادر ہمارے ہمرکاب جائیں گے عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر کا کام عالیمرتبت صاحب ریونیو فائنانس منسٹر بہادر صاحب پرائیویٹ سکریٹری بہادر کا کام صاحب ہاؤس ہولڈ سکریٹری بہادر انجام دینگے۔

(۲) اجلاس ہمایوں کے کاغذات پر عالیمرتبت صاحب ریونیو فائنانس منسٹر بہادر کو "بائی آرڈر" دستخط کرنے کی اجازت دیجاتی ہے۔

(۳) اس عرصہ میں اگر کوئی غیر معمولی واقعہ پیش آجائے تو اسٹیٹ کونسل کا فیصلہ قطعی ہوگا۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔

دستخط اعلیٰحضرت بندگانحضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

روبکار:- واقع ۱۱ مارچ ۱۹۳۱ء

عالیمرتبت مسٹر سید بشیر حسین زیدی صاحب بہادر چیف منسٹر کی خدمات نہایت پسندیدہ ہیں۔ اُنھوں نے عہدہ چیف منسٹر پر فائز ہو کر نہایت قابلیت اور تدبر کے ساتھ ریاست کی نمایاں اور قابل ستایش خدمات انجام دی ہیں۔ مابدولت واقبال اُن کے حُسن خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور یکم مئی ۱۹۳۱ء سے اون کے موجودہ مشاہرہ میں پانچ سو روپیہ ماہوار اضافہ منظور فرماتے ہیں۔ عالیمرتبت صاحب فائنانس منسٹر بہادر بجٹ سال مختتمہ ۱۹۳۲ء میں بقدر اضافہ ازدیادی رقم کا انتظام کریں۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں

دستخط اعلیٰحضرت بندگانحضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

ARMY ORDER

BY

General His Highness The Nawab of Rampur.

Dated, 13th March 1941.

The following promotions and appointments will take effect from date:—

Captain, Alimartabat Syed Bashir Husain Zaidi, C. I. E. (Chief Minister) is promoted to the rank of full Colonel.

Captain, Alimartabat Hori Lal Varma (Minister-in-charge, Legislative Department) is promoted to the rank of Major.

Mr. Syed Zafar Ali (Private Secretary) is given an Honorary rank of Major in Rampur State Forces.

By Command of General,
His Highness the Nawab of Rampur.

Sd/

Major,
Asst: Military Secretary.

Original to be kept in Sadar, and copies forwarded to;—

Alimartabat Chief Minister,
Alimartabat Minister-in-charge,Legislative Department.
Alimartabat Military Secretary,
Alimartabat Chief Medical Officer,
Chief Commandant,
O/C 2nd Rampur Murtaza Infantry,
O/C Training Company,
O/C Military Hospitals,
Band Master,
Army Head Quarters,
Asst. Military Secretary,
Private Secretary,
Ijlas-i-Humayun,
Dar-ul-Insha, and
State Press for publication in the State Gazette.